غیر مسلم ملک کی طرف سے ملنے والی امداد لینے کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-457 تاریخ:23-01-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں کچھ عرصہ قبل پاکستان سے بیلجیم کے شہر برسلز رہنے گیا اور وہاں تقریباً ڈیڑھ سال میں نے ایک کمپنی میں ملازمت کی، اب میری وہ ملازمت چھوٹ گئی ہے اور میں بے روزگار ہوں، سوال میرا یہ ہے کہ یہاں کی گورنمنٹ جو کہ غیر مسلموں کی ہے وہ بے روزگاروں کو اپنی طرف سے الاونس دیتی ہے تو میرا گورنمنٹ سے وہ الاؤنس لینا کیسا ہے؟

سائل: محمد عرفان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اگر آپ گورنمنٹ کی پالیسی اور شرائط پر پورا اتر رہے ہیں اور کوئی دھوکا نہیں دے رہے تو آپ کا اس گورنمنٹ سے بے روزگاروں کو ملنے والا الاؤنس لینا جائز ہے کیونکہ گورنمنٹ کی طرف ملنے والا الاؤنس آپ کے حق میں ہبہ ہے اور کافر سے ایسا ہبہ قبول کرنا جس سے مسلمان کے دین پر اعتراض نہ ہو جائز ہے اسی طرح کافر کا مال بغیر دھوکا دیے اس کی رضامندی سے لینا جائز ہے۔

کافر کا مال دھوکا دیے بغیر لینا جائز ہے چنانچہ فتح القدیر میں ہے: ”وانما یحرم علی المسلم اذا کان بطریق الغدر (فاذا لم یأخذ غدرا فبأی طریق یأخذه حل) بعد کونه برضا“

ترجمہ: مسلمان پر کافر کا مال صرف اسی صورت میں حرام ہے جب دھوکے کے طور پر ہو، پس جب دھوکے سے نہ لے تو جس طریقے سے بھی لے گا حلال ہوگا، جبکہ اس کی رضامندی لیا ہو۔

(فتح القدیر، جلد 07، صفحہ 39، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”کافر اصلی غیر ذمی و غیر مستامن سے اپنے نفع کے وہ عقود بھی جائز ہیں جو مسلم وذمی مستامن سے ناجائز ہیں، جن میں غدر نہ ہو کہ غدر و بدعہدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر ذمی ہو یا حربی مستامن ہو یا غیر مستامن اصلی ہو یا مرتد۔“

(فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ139، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

کافر کی طرف سے ہبہ کے متعلق ’النتف للفتاوی‘ میں ہے: ”اما ھبة الکافر للمسلم فجائزة ایضا سواء کانت فی دار الاسلام او فی دار الکفر “یعنی: کافر کا مسلمان کو ہبہ جائز ہے خواہ دار الاسلام میں ہو یا دار الکفر میں ہو۔

(النتف للفتاوی، جلد1، صفحہ521، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

کافر سے ہبہ لینے سے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: ”غیر ذمی سے بھی خرید و فروخت، اجارہ واستیجار، ہبہ واستیہاب بشروطہا جائز۔۔۔ بمصلحت شرعی اسے ہدیہ دینا جس میں کسی رسم کفر کا اعزاز نہ ہو، **اس کا ہدیہ قبول کرنا جس سے دین پر اعتراض نہ ہو۔۔ حلال ہے۔**

(فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ421، رضا فاؤنڈیشن لاھور، ملتقطا)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــه

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

22 رجب المرجب 1446ھ/23 جنوری 2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

Email:appointment@iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ